321

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ؕ عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹ روپے
ششماہی ۵ روپے
سہ ماہی ۲ روپے ۱۲ آنے

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ روپے

نمبر ۲۸۷	مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء	یوم جمعہ	مورخہ ۶ شوال ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے صبح شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب بعارضہ ذات الجنب شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الانذار

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

"چاہیئے۔ کہ ہر ایک سستی کا مارا۔ دنیا میں غرق۔ نام کا مسلمان بلکہ مولوی ... عبرت پکڑے۔ اور مرنے سے پہلے متنبہ ہو جائے۔ کہ پھر یہ موقع دوسری مرتبہ ہرگز نہیں ملیگا کہ دنیا میں آئے۔ اور خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے دل و جان سے مجاہدات کرے۔ یارو یہی چند روز ہیں۔ جس نے سمجھنا ہو سمجھ لیوے۔ اے سونے والو! جاگو۔ اور اگر رات ہے تو دن کا انتظار مت کرو۔ اور اگر دن ہے۔ تو رات کے منتظر مت رہو۔ کہ پیچھے سے بے فائدہ رونا ہوگا۔ اور دل کو جلا دینے والی حسرتیں کبھی منقطع نہیں ہونگی۔" (ست بچن حاشیہ صفحہ ۹۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۱۸۹۸ء کی نوٹ بک میں سے بعض اور ارشادات

پچھلے تین نمبروں میں میں نے اپنی ایک ۱۸۹۸ء کی نوٹ بک میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقوال درج کئے تھے۔ اسی نوٹ بک میں سے چند اور کلمات ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

فرمایا " ایک زمانہ تھا کہ صرف خدا تھا۔ ولم یکن معہ شیأً اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ پھر ایک زمانہ اور آنے والا ہے۔ کہ صرف خدا ہوگا ولم یکن معہ شیأً۔ اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ ہوگا۔"

فرمایا " انبیاء علیہم السلام کے قہری معجزات نے بارہا زمین کا تختہ الٹ دیا۔ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قہر کے ہاتھ میں ہے۔"

فرمایا " اللہ تعالیٰ کا حکم ہے والرجز فاھجر۔ پلیدی کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اسی واسطے آیا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور پیار کرتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے)

فرمایا " ایام طاعون میں کافور اور جدوار سرکہ کے ساتھ ملا کر رتی یا نصف رتی کی گولیاں بنا کر تازہ لسی کے ساتھ پی جائیں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوں گی۔ کافور کا سونگھنا پینا اور دوسری طرح استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کی طرف رغبت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی قدر کرنی چاہیئے ؛

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

بقایا دار احباب جماعتوں میں عہدہ دار نہیں رہ سکتے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ کے مطابق جو حضور نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرمایا۔ کوئی شخص جو بقایا دار ہو عہدہ دار نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جن عہدہ داروں کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے بقائے جس قدر جلد ممکن ہو صاف کرلیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ ان کو اس نقص کی وجہ سے عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑے ؛ ناظر بیت المال قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ جس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا تاکید ہے کہ جن جماعتوں یا احباب نے اپنا یا اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ ابھی تک نہ بھجوایا ہو یا پورا نہ بھجوایا ہو تو براہ مہربانی بہت جلد وصول کرکے بھجوائیں۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

تلاش

محمد عظیم ولد حکیم فضل حسین صاحب ساکن تولیکی رنگ گندمی۔ عمر تینتیس بتیس سال قد میانہ۔ چہرے پر چیچک کے داغ کہیں چلے گئے ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ اعلان پڑھتے ہی واپس گھر آجائیں۔ ان کے بچے سخت پریشان ہیں ضلع گوجرانوالہ۔ لاہور اور راولپنڈی کی جماعتیں ان کا خصوصیت سے خیال رکھیں۔ خاکسار نصر اللہ خان بھروکے درکاں ضلع گوجرانوالہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری ہمشیرہ محمد بی بی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عطاء محمد موذن مسجد مبارک

(۲) میرے والد محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان آٹھ دس روز سے بیمار ہیں اور کان کے نیچے ایک گلٹی نکل آئی ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد یوسف

(۳) میرے چھوٹے بھائی کی اہلیہ مردہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد یونس بریلی (۴) میری والدہ صاحبہ ٹانگ کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم بی۔ اے قادیان (۵) میرے لڑکے عبد السلام تاج نے عنقریب Royal Air Force College Cranwell (England) میں داخل ہونا ہے احباب اس کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار عبد القدوس سرسہ سب ڈویژن ضلع حصار۔ (۶) ڈاکٹر محمد سعید صاحب مونٹ آبو کو ان کے مختار عام کی دھوکہ دہی کی وجہ سے ہزاروں روپے کے نقصان کا احتمال ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار محمد منعم الحسن مونٹ آبو

دُعائے مغفرت

میری ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ عمر ۱۰ سال ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء کو ۲۲ دن بعارضہ ملیریا بیمار رہ کر اپنے پیدا کرنے والے سے جاملی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ خاکسار ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل

ولادت

رشیدہ بیگم صاحبہ بنت سردار کرم داد خان صاحب پنشنر کے ہاں ۵ نومبر لڑکی تولد ہوئی جسکا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساجدہ بیگم رکھا ہے

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح شادی اور ولیمہ کے موقعہ پر کوئی امتحان پاس کرنے پر بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدیداران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کرکے جمع شدہ رقم مرکز میں روانہ فرمایا کریں ؛

ناظر بیت المال قادیان

کراچی

شہر ہذا سے ہر قسم کا مال تھوک اور ارزاں قیمتوں پر منگوا کر زیادہ منافع حاصل کیجئے۔ ہر قسم کے سامان کے ریٹ دریافت کرنے پر فوراً ارسال خدمت ہوں گے۔ سید عبد الحی آف منصوری۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

HAYETEKS Bunder Road Krachi ہیٹکس بندر روڈ کراچی

کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ شوال ۱۳۵۶ھ

مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کا حقوق و آزادیٔ پریس پر حملہ

"الفضل" کے متعلق ناواجب ریمارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت برطانیہ کے ماتحت عدل و انصاف کے قیام کے لئے جس قدر عدالتیں قائم ہیں۔ وہ چونکہ کھلی عدالتیں کہلاتی ہیں۔ بہ سبب اس کے کہ ان میں مقدمات کی کارروائی خفیہ نہیں۔ بلکہ اعلانیہ طور پر انجام دی جاتی ہے۔ اس لئے پریس کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اس کے نمائندے عدالتوں میں جا کر خاموشی اور امن کے ساتھ ایسے مقدمات کی کارروائی قلمبند کریں۔ جو پبلک نقطۂ نگاہ سے اہم ہوں۔ یا جن سے اس کو کوئی دلچسپی ہو۔

ان دنوں سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی عدالت میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ (سابق مہر سنگھ) پر پریس ایکٹ کے ماتحت ایک پمفلٹ بعنوان "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دھرم" کی بناء پر مقدمہ دائر ہے۔ یہ مقدمہ چونکہ مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے "الفضل" نے اس مقدمہ کی کارروائی قلمبند کرنے اور اسے اخبار میں شائع کرنے کا انتظام کیا۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے بھی یہ اطلاع شائع کر چکے ہیں۔ ۲۵ نومبر کو نمائندہ "الفضل" جب اس مقدمہ کی کارروائی قلمبند کرنے کے لئے عدالت میں گیا۔ تو گواہ پر جرح شروع ہونے سے قبل مجسٹریٹ صاحب نے اسے باہر چلے جانے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اخبار میں چونکہ غلط رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ اس لئے کارروائی قلمبند کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ہم گزشتہ اشاعتوں میں اسی مجسٹریٹ صاحب کے ان نہایت ہی دل آزار اور نازیبا الفاظ کے خلاف جو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے۔ صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ آج ہم "الفضل" کے متعلق ان کے ناروا رویہ کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق مجسٹریٹ صاحب کے دل آزار الفاظ نے ہمارے قلب و جگر کو جس رنگ میں زخمی کیا ہے۔ اور ان سے جتنی تکلیف ہمیں پہونچی ہے۔ اس کے مقابلہ میں "الفضل" کے متعلق ان کا بے جا طریق عمل کچھ چیز نہیں۔ لیکن چونکہ یہ بھی ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کا تعلق سارے ہندوستانی پریس کے حقوق۔ اور اختیارات سے ہے۔ اور جس کا ہمارے معاصرین پر بھی اثر انداز ہونا لازمی امر ہے۔ اس لئے ہم اس کے خلاف بھی اپنی آواز بلند کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مجسٹریٹ صاحب نے اپنے اختیارات کا نادرست استعمال کرتے ہوئے یہ تو کہہ دیا۔ کہ "الفضل" میں چونکہ غلط رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ اس لئے مقدمہ کی کارروائی قلمبند کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن وہ اپنے اس ادعا کے ثبوت میں "الفضل" میں شائع شدہ کسی رپورٹ کا حوالہ نہیں دے سکتے۔ اور ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کے مقدمہ کے متعلق جس قدر رپورٹیں اب تک "الفضل" میں شائع ہو چکی ہیں۔ وہ سب درست اور صحیح ہیں۔ مگر رپورٹر کی طرف سے مزید اطمینان دلائے جانے کے باوجود کہ رپورٹ صحیح درج ہوگی۔ دوبارہ تحکمانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے مجسٹریٹ صاحب نے کہا۔ نہیں میں اجازت نہیں دے سکتا۔

ہم یہ تو تسلیم نہیں کر سکتے کہ مجسٹریٹ صاحب کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ ہندوستان میں انگریزی راج قائم ہے۔ اور کہ وہ ایک انگریزی عدالت کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ لیکن جس طریق میں انہوں نے "الفضل" کے نمائندہ کو عدالت سے باہر نکالتے ہوئے "الفضل" کے متعلق ریمارک کیا ہے۔ اس سے ان کی ذہنی کیفیت کا بخوبی پتہ لگ جاتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ صاحب نے بلا وجہ اور بغیر ثبوت "الفضل" کے متعلق جو ریمارک کیا ہے۔ وہ بالکل غیر ضروری۔ ناجائز۔ اور نازیبا ہے اور پریس کو اس کے جائز حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کے مترادف ہے۔ نیز اس کی آزادی پر ایک ناواجب حملہ ہے۔ پس ہم مجسٹریٹ صاحب کے اس فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے افسران بالا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ پریس کی اس حق تلفی کا مناسب طور پر ازالہ کریں۔ کیونکہ ہندوستانی پریس کو جو تھوڑے بہت حقوق حاصل ہیں۔ اگر ان پر بھی اس طرح ہاتھ صاف کیا جانے لگا۔ تو یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ اور اس قسم کے حالات ہندوستان کی سیاسی زندگی کے لئے خوش آئند نہیں ہو سکتے۔

صاحبزادہ سر عبدالقیوم کا افسوسناک انتقال

صاحبزادہ سر عبدالقیوم سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد ان جلیل القدر سیاسی شخصیتوں میں سے تھے۔ جن کا نام ان کی عظیم الشان قومی اور سیاسی خدمات کی وجہ سے ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔ آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی حیثیت سے ہوا تھا۔ لیکن چند ہی سالوں میں اپنی اعلےٰ سیاسی قابلیت اور بیدار مغزی کے باعث آپ نے صوبہ بھر میں یگانہ سیاسی حیثیت اختیار کر لی۔ آپ نے اپنی سیاسی زندگی کے دوران میں بلاشبہ صوبہ کی اعلےٰ تعلیمی اور سیاسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اس لحاظ سے باشندگان صوبۂ سرحد آپ کے زیر بار احسان ہیں۔ اور آپ کے انتقال سے یقیناً صوبۂ سرحد کو ایک ایسا نقصان پہنچا ہے جس کی مستقبل قریب میں تلافی ناممکن ہے۔ آپ کا سیاسی مسلک اعتدال پسندانہ تھا۔ لیکن اس امر سے آپ کے سیاسی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ آپ نے موالات اور تعاون کا طریق اختیار کر کے صوبہ کی بہت بڑی آئینی خدمات سرانجام دی ہیں۔

ہمیں آپ کی وفات پر سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہم باشندگان سرحد سے ان کے غم واندوہ میں شریک ہیں۔ اور آپ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس صدمہ میں صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے خلاف رسالہ "اسلامی دُنیا" بدایوں کے اعتراضات کا جواب

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ

(۱)

ایک غیر معروف رسالہ "اسلامی دُنیا" جو بدایوں سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ستمبر و اکتوبر نمبر میں خواجہ غلام الحسین صاحب کا ایک مضمون بعنوان "قادیانی تحریک کی ابتدا" شائع ہوا ہے جس میں بجز بے بنیاد دعاوی اور زبانی لاف وگزاف کے کسی دلیل کے پیش کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی گئی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا مقصد محض عوام کو اپنی چرب زبانی سے گمراہ کرنا ہے؛

مخالفین کا افسوسناک وطیرہ

درحقیقت مخالفین کا یہ دیرینہ وطیرہ ہے۔ کہ یا تو عوام کے غلط اور مسموم پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر یا ذاتی بغض و عناد کے پیش نظر بعض ایسی بے بنیاد اور لایعنی باتیں اپنے مضامین میں لکھ دیتے ہیں۔ جن کو حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ نشاتِ عالم سے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک جس قدر عالم روحانیت کے تاجدار اس کے مقدس دین کو اقطارِ عالم میں پھیلانے کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ انہوں نے جب کبھی خدائے عزوجل کے نورانی پیغام کو دنیا کے سامنے رکھا۔ تا وہ اپنے تیرہ و تار قلوب کو انوار و ہدیٰ کے سرچشمہ سے سیراب کرتے ہوئے سچی مسرت اور دائمی فلاح حاصل کریں۔ تو عوام نے کم علمی بے مائگی اور جہالت سے ان حقائق و معارف سے پُر جواہر ریزوں کو متکبرانہ انداز میں خاطر میں نہ لاتے ہوئے رد کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہِ الٰہی ہو کر قعر مذلت میں جا گرے خواجہ صاحب کا مضمون کوئی علمی مضمون نہیں بلکہ بعض سنے سنائے اعتراضات کا پلندہ ہے۔ جن کے متعلق اگر خواجہ صاحب سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے۔ تو شاید تا حال بھی اپنے دعوے کے مطابق دلائل پیش کرنے سے قاصر رہیں۔ لیکن ہمارے پاس چونکہ صداقت کے چمکتے ہوئے براہین اور حجج ہیں۔ اس لئے ہم اتمام حجت کی خاطر یہی قرین مصلحت سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے مکمل جواب دے دیئے جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو صداقت کے قبول کرنے کے لئے کھول دے اور وہ اس کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آغوش احمدیت میں آنے کے قابل ہو سکیں؛

پہلا اعتراض

سب سے پہلا اعتراض جو انہوں نے اپنے مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے۔ یہ ہے کہ

"۱۸۸۰ء کے قریب اپنے دلفریب اشتہار کے ذریعہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں تین سو جزو اور تین سو دلائل کی ایک کتاب لکھنے کا وعدہ کیا۔ اور اکثر خریداران سے پوری قیمت پیشگی وصول کی اور ان کو نہایت ناقص اور نامکمل کتاب دی۔ اور وعدہ پورا نہ کیا۔"

درحقیقت خواجہ صاحب کے دل میں اس اعتراض کے پیدا ہونے کی حقیقی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا عدم مطالعہ اور لاعلمی ہے اگر وہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصص پڑھ لیتے۔ تو انکے دل سے نہ صرف یہ اعتراض دور ہو جاتا۔ بلکہ ان کے مطالعہ سے انکو ایسا نور اور عرفان حاصل ہوتا جو موجب صد ہزار برکات اور ہدائت کے حصول کا پیش خیمہ ہوتا۔

اصل حقیقت

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتداءً جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کو لکھنا شروع فرمایا۔ تو آپ نے اس وقت اپنا یہی ارادہ ظاہر کیا کہ ایسی جامع و مانع اور بےنظیر فصاحت و بلاغت پر مشتمل کتاب تصنیف کی جائے۔ جو حقانیت اسلام رسول عربی (فداہ امی وابی) کی صداقت اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونیکے کے متعلق تین سو دلائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ تا اہل دنیا پر روشن ہو جائے کہ دنیا میں کوئی زندہ کتاب نہیں بجز قرآن کے کوئی زندہ رسول نہیں بجز رسول عربی (فداہ امی و ابی) کے اور کوئی زندہ مذہب نہیں بجز اسلام کے لیکن براہین احمدیہ کی جلد چہارم جب اختتام پذیر ہوئی۔ تو مشیت ایزدی کے ماتحت حضور اس سلسلہ کو قائم نہ رکھ سکے اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس کے بعد آپ کی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا۔ آپ کا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مستجمع الصفات سے کمال عشق و محبت کا اظہار کرنا آخر رنگ لایا۔ اور رب العزت نے اس جری اللہ کو نبی نوع انسان کی بہبودی کے لئے مامور فرما کر کھڑا کر دیا۔

اگر حضور کا مقصد اپنے تبحر علمی کا اظہار ہوتا تو آپ یقیناً اس بقیہ حصص کو جلد تکمیل تک پہونچا کر لوگوں سے خراج تحسین حاصل کرتے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ ہر چہار اطراف سے آپ کو اس رفیع الشان تصنیف پر تحسین و آفرین کی دل خوشکن صدائیں آ رہی تھیں اور آپ کی ان حیرت انگیز مساعی کو اس قدر قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی براہین پر ریویو کرتے ہوئے بے اختیار پکار اٹھا کہ "یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے کہ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی۔ قلمی و لسانی۔ حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی" (اشاعۃ السنہ جلد ۶ ص)

پیاری بہن جی!

اگر آپ پردر روگ یعنی سیلان الرحم یا لیکوریا سے (جس میں کہ لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے) دُکھی ہیں۔ تو آپ کوئی عام دوائی استعمال مت کیجئے۔ میرے پاس اس کی ایک خاص مُجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ اور اس نسخہ سے بیشمار دُکھی بہنیں فیض یاب ہو چکی ہیں۔ میں نے خود سپاری پاک اور دیگر بیشمار یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات پر سینکڑوں روپے برباد کئے اور آخر اسی دوائی سے مستقل صحت حاصل کی۔ اب میں نے عام پبلک کیلئے اسکی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ مقرر کر رکھی ہے۔ جس بہن کو ضرورت ہو مجھ سے منگا سکتی ہے۔

نوٹ:۔ کوئی بھائی یا بہن مجھے کسی اور دوائی کیلئے تحریر نہ کریں۔

بی بی رام پیاری۔ جالندھر شہر

ہر قسم کی آنکھوں کی بیماریوں کے متعلق ہماری خدمات حاصل کیجئے

اور ہر قسم کی عینکیں ملنے کا یہ پتہ یاد رکھیئے:۔

رحیم آنکھوں کا ہسپتال قادیان (پنجاب)

322
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرضیکہ اس زمانہ کے باقی تمام اہل علم و فضل حضور کی طرف متعجبانہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ مگر سوچیں اس میں کیا بھید ہے۔ کہ آپ نے اس سکون و آرام اور طمانیت بخش زندگی کو چھوڑ کر تمام عالم کی لڑائی مول لے لی۔

مخالفت کی عظیم الشان آگ

آپ کے اس دعوے پر کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اس ظلمت کے دور میں دُنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ہر طرف سے مخالفت و معاندت کی آوازیں بلند ہوئیں۔ دُنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ آپ کی عزت پر حملے کئے گئے۔ قتل کے منصوبے سوچے گئے۔ وُہ جُبہ پوش علماء جو آپ کی شاندار اسلامی خدمات کے بے حد مداح تھے۔ اور آپ کو اپنے قلوب کے محبوب ترین گوشہ میں جگہ دینا فخر سمجھتے تھے۔ آپ کی تخریب کے درپے ہوگئے۔ مگر کیا دُنیا کی یہ معاندانہ سرگرمیاں اور مذموم کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے استقامت میں اضمحلال لا سکیں۔ ہرگز نہیں۔ اب ایک عقلمند کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ کہ آپ نے اس قدر آرام دہ زندگی چھوڑ کر اس قدر مصائب و نوائب سے پُر زندگی کیوں اختیار کی۔ واقعات شاہد ہیں کہ ایک غیبی طاقت تھی۔ جو ایک انتہا مقناطیسی کشش کے ساتھ آپ کو اپنی طرف کھینچے لئے جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ باوجود کوشش کے اس وعدہ کو پورا نہ کر سکے اور اس سے زیادہ اہم ذمہ واریاں آپ پر آ پڑیں۔ چنانچہ حضور براہین احمدیہ کے بعد اپنی خاموشی اور اس کی عدم تکمیل کے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کا اعلان

"ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی۔ اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرت الٰہیہ کی ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسےٰ کی طرح ایک عالم سے خبر دی۔ جس سے پہلے خبر نہ تھی۔ یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا۔ کہ ایک دفعہ پردۂ غیب سے انی انا ربک کی آواز آئی۔ اور ایسے اسرار ظاہر ہُوئے۔ کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔ اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیت اسلام کے ظاہر کئے۔ یہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں"!

غرضکہ جب حالات بدل گئے حضور کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوگیا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کی توجہ کو کسی اور طرف پھیر دیا۔ تو تکمیل براہین احمدیہ کا وعدہ پورا نہ ہوسکا۔

حالات کے بدلنے سے وعدہ کی صورت بدل جاتی ہے

اس قسم کی مثالیں قرآن و حدیث میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ کہ حالات کے بدلنے سے وعدہ بدلتا رہا۔ لیکن میں بخوف طوالت حدیث کی ایک مثال پر ہی اکتفا کروں گا۔ لکھا ہے:۔

قالت الیھود لقریش اسئلوہ عن الروح وعن اصحاب الکھف وذی القرنین فسألوہ فقال ایتونی غدًا اخبرکم ولم یستثن فابطاء عنه الوحی لبضعة عشر یومًا حتی شق علیه وکذبته قریش۔ (تفسیر کمالین برحاشیہ جلالین صفحہ ۲۴۱۔ مجتبائی)

یعنی ایک دفعہ یہود نے قریش سے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روح اصحاب کہف اور ذی القرنین کے متعلق سوال کرو۔ انہوں نے جب دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کل آ کر بتاؤں گا۔ مگر حضور پر دس پندرہ دن تک وحی نازل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ پر یہ امر شاق گزرا۔ اور قریش نے آپ کو جھٹلایا۔

اب کیا اس واقعہ کے پیش نظر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ رسول عربی (فداہ امی وابی) نے اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا۔ اور خلاف ورزی کی۔ ہر عقلمند یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ اس کا نام خلاف ورزی نہیں۔ بلکہ اس وعدہ کا انجام پذیر ہونا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حالات کے بدلنے کے ساتھ وعدہ کی نوعیت بھی بدل گئی۔ بعینہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وعدہ بھی مشیت ایزدی کے مطابق دوسرا رنگ پکڑ گیا۔ اور آپ براہین احمدیہ کی تکمیل کے وعدہ کو پورا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپ کس وضاحت سے فرماتے ہیں۔

"ہم اپنے گزشتہ اشتہار میں لکھ چکے ہیں۔ اور اب بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ تالیف کتاب بوجہ الہامات الٰہیہ دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچیگی۔ بلکہ جس طرز سے خدا تعالےٰ مناسب سمجھے گا۔ کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دے گا۔ اور یہ سب کام اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے امر سے ہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۲)

ہر ارادہ پورا نہیں ہوسکتا

پھر یہ بھی قطعی اور یقینی امر نہیں ہوتا۔ کہ جو انسان خواہش کرے۔ یا جس ارادہ کی تکمیل کا آرزومند ہو۔ وُہ ضرور پورا ہوجائے دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں زبردست خواہش تھی۔ کہ کسی طرح کفار آغوش اسلام میں آجائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس جذبہ کی شدت کا اظہار قرآن میں یوں فرماتا ہے۔ کہ لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مومنین۔ کہ اسے محمدؐ شاید تو ان کفار کے ایمان کی خاطر اپنی جان کو بھی ہلاکت میں ڈال دیگا۔

اب غور کرو۔ اس قدر زبردست خواہش اتنا شدید جذبہ اور اتنی بے تابی آرزو ہے۔ پھر یہ امنگ فی ذاتہ کس قدر پاکیزہ اور مقدس ہے۔ کہ کفار مئے اسلام سے سرشار ہوکر محبوب حقیقی کے آستانہ پر ناصیہ فرسا ہوجائیں۔ اور اس کی محبت و الفت کے دلنواز گیت گا کر اپنے سینہ و دل کو منور کریں۔ لیکن اس پر خدائے عزوجل فرماتا ہے انک لا تھدی من احببت۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ ممکن نہیں کہ جسکو تو اپنی خواہش اور جذبہ کے ماتحت ہدایت دینا چاہے۔ وُہ ضرور ہدایت پا جائے۔ بلکہ ہدایت سے ہمکنار کرنا تو ہمارا کام ہے پس جب سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی مرغوب چیز جان سے پیاری خواہش کا جس کی خاطر خدا تعالےٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔ پایۂ تکمیل تک پہونچ جانا لازمی نہیں۔ اور یہ تمام تر امور خدائے قدیر کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ تو اگر آپ کے غلام اور حقیقی عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا ارادہ ظاہری صورت میں پورا نہ ہوا۔ تو اعتراض کیا؟

معترضین کو رقوم واپس کر دیگئی تھیں

اسی ضمن میں یہ اعتراض بھی خواجہ صاحب نے کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اکثر خریداروں سے پوری قیمت پیشگی وصول کی۔ اور نہایت ناقص و نامکمل کتاب دی"! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ زائد رقم حضورؑ نے اپنے پاس رکھ لی۔ اور بجائے اس کے کہ حضور براہین احمدیہ کے باقی اجزاء کی تالیف میں وُہ رقم خرچ کرتے اپنے مصارف میں خرچ کر لی۔

یہ خیال بھی بالکل غلط بے بنیاد اور عدم علم کی بناء پر ہے کیونکہ حضور نے جب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ تو اس کا اکثر حصہ مفت تقسیم کیا گیا۔ پھر بہت کم لوگ ایسے تھے جنہوں نے مکمل قیمت دی۔ اور کثیر تعداد ان لوگوں کی تھی۔ جن میں سے بعض نے آٹھ آنے اور بعض نے پانچ روپے دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضور اس کے متعلق نہایت وضاحت سے خود فرماتے ہیں۔

"اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا۔ تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا۔ کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور بعض سے پانچ روپے اور بعض سے آٹھ آنے تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے بہت کم لوگ ہیں۔ جن سے دس روپے لئے گئے ہوں۔ اور جن سے پچیس روپے لئے گئے ہوں۔ وہ صرف چند آدمی ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے ہیں کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزوں ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دے دیا۔ کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے۔ وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالہ کرے۔ اور اپنی قیمت لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے۔ انہوں نے کتابیں بھیجدیں۔ اور قیمت واپس لے لی۔ بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا۔ مگر پھر بھی ہم نے قیمت دے دی۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۷۳)

براہین احمدیہ کے حقائق و معارف سے دشمنانِ سلسلہ کا اغماض

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین پر ہر رنگ میں اتمام حجت کر دیا۔ اور کسی طرح بھی ان کو شکوہ و شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ اور جس قدر روپیہ ان سے لیا تھا ان کے مطالبہ پر ان کو واپس کر دیا۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے حضور کو پانچ روپے یا بعض نے آٹھ آنے دیئے تھے۔ حضور نے اپنے بلند ترین اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے وسعت قلب کے ساتھ ان کو بھی وہ شاندار کاغذ اور عمدہ کتابت والی مکمل جلدیں بھیجیں۔ اور وہ آسمانی مائدہ ان کے سامنے رکھا۔ کہ اگر وہ اس سے پورے طور پر فائدہ اٹھاتے۔ اور ان حقائق و معارف کا بنظر امعان مطالعہ کرتے تو اتنا قیمتی خزانہ پاتے۔ جو ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی میسر نہ آسکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایسے بدظن خریدار اگر چاہیں تو خود بھی سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیا ان کے پانچ یا دس روپے لے کر ان کو ایسی کتاب سے محروم رکھا گیا۔ کیا ان کو کتاب کی وہ ۳۶ جز نہیں پہونچ چکیں جو بہت سے حقائق و معارف سے پُر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ براہین احمدیہ کا حصہ جس قدر طبع ہو چکا۔ وہ بھی ایک اب جواہرات کا ذخیرہ ہے۔ کہ جو شخص اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔ بلاشبہ اس کو اپنے پانچ یا دس روپے سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر سمجھیگا۔ میں یقیناً یہ بات کہتا ہوں۔ اور میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے۔ کہ جس طرح میں نے اللہ جلشانہ کی توفیق اور فضل اور تائید سے براہین کے حصص موجودہ کی نثر اور نظم کو جو دونوں حقائق و معارف سے بھری ہوئی ہیں تالیف کیا ہے۔ اگر حال کے بدظن خریدار ملاؤں کو جنہوں نے تکفیر کا شور مچا رکھا ہے۔ اس بات کے لئے فرمائش کریں۔ کہ وہ اسی قدر نظم و نثر جس میں زندگی کی روح ہو۔ اور حقائق و معارف بھرے ہوئے ہوں دس برس تک تیار کر کے ان کو دیں۔ اور اسی قدر کی پچاس پچاس روپیہ قیمت لیں۔ تو ہرگز ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اور مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے۔ کہ جو نور اور برکت اس کتاب کی نثر اور نظم میں مجھے معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا مولف کوئی اور ہوتا اور میں اس سے اسی قدر کو ہزار روپیہ کی قیمت پر بھی خریدتا۔ تو بھی میں اپنی قیمت کو اس کے ان معارف کے مقابل پر جو دلوں کی تاریکی کو دور کرتے ہیں۔ ناچیز اور حقیر سمجھتا۔" (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۳۲)

مگر افسوس ایسی قیمتی کتاب حاصل کرنیکے باوجود کور چشم انسانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ انہوں نے چار چار یا آٹھ آٹھ آنے جو رقم دی تھی وہ ضائع ہو گئی۔ اس پر جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی رقوم واپس کر دیں۔ اور اسطرح ہر رنگ میں آپ بری الذمہ ہو گئے۔ لیکن اسلامی دنیا کا مضمون نگار واقعات سے اس قدر ناواقف ہے کہ وہ اب تک یہ امر بطور اعتراض پیش کر رہا ہے اور نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض اسکی علمی پردہ دری کر رہا ہے۔ خاکسار ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دُعا کا معجزانہ اثر

یوں تو خدا تعالےٰ کے مقدس بندوں کی ہر بات ایمانداروں کے لئے ایک نشان اور حق کے متلاشیوں کے لئے ایمان افزا غذا کا کام دیتی ہے۔ مگر محبوب حقیقی کے ناز پروردہ قبولیت دعا میں بالخصوص بے نظیر ثابت ہوتے ہیں۔ ذیل میں اسی امر کی صداقت میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ شائد کسی متلاشی حق کے لئے موجب ہدایت ہو۔ اور میں حلفاً بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔

میری اہلیہ قریباً پانچ چھ سال امراض نسوانی میں سخت مبتلا رہی۔ بہت سے قابل ڈاکٹر۔ لیڈی ڈاکٹر و نرس اور دیسی دائیوں سے علاج کرانے کے علاوہ ڈیڑھ مہینہ لدھیانہ مس ہسپتال میں بھی زیر علاج رہی۔ اس کے علاوہ حکیموں اور خاصکر ہمارے خاندان کے ایک حکیم سے جو مہاراجہ کشمیر کے شاہی حکیم رہ چکے تھے۔ علاج کروایا گیا۔ اور ایک دفعہ اپریشن بھی ہوا۔ مگر سب کے سب بے سود بلکہ بیماری ترقی پذیر رہی۔ اور ہر ایک دورہ پہلے دورہ سے شدید۔ گویا مریضہ موت کے مونہہ سے واپس ہوتی تھی۔ میں چونکہ بنگال میں ملازم ہوں۔ اس لئے کلکتہ اور بنگال کے بعض اور شہروں سے ڈاکٹروں و نرسز کے مشورے لئے گئے۔ ۱۹۳۶ء کے آغاز میں ایک ہمسایہ افسر کی بیوی نے ایک شیشی دوائی جس سے وہ خود اسی بیماری سے شفا پا چکی تھی دی مگر مریضہ کی حالت اور خطرے میں ہو گئی گویا ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ایک شام کو جب میں اپنی ڈیوٹی سے گھر واپس آیا۔ تو اپنی اہلیہ کو نہایت بے دردی سے روتے پایا۔ پوچھنے پر جواب دیا۔ یوں تو خدا جس حال میں رکھے شکر ادا کرنا چاہیئے۔ مگر مایوس زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ میں نے کہا خدا تعالےٰ کی رحمت سے انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم دونوں نے وہاں بیٹھے بیٹھے یہ عہد کیا۔ کہ اب کوئی دوائی استعمال نہ کی جائے گی۔ بلکہ دعا اور صرف دعا۔ اسی دن یا دوسرے دن ہم نے ایک خط حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور میری اہلیہ صاحبہ نے اپنے والد بزرگوار مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ آف بنگہ ضلع جالندہر کے پاس لکھا۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں کاغذ مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایک لفافہ میں بھیجے گئے تھے۔ مولوی صاحب وہ دونوں خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لے کر پیش ہوئے۔ اور خط سنا کر روتے ہوئے دعا کے لئے عرض کیا۔ مولوی صاحب کو روتے دیکھکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ روؤ نہیں لڑکی اچھی ہو جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"چندہ تحریک جدید سال چہارم" میں مالی قربانی

کرنیوالے مخلصین کیلئے قربانی کے درجات اور اصول

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید سال چہارم" کا مالی مطالبہ شائع ہو چکا ہے۔ اس مطالبہ کا اصل یہ ہے۔ کہ کم از کم پانچ۔ دس۔ بیس۔ تیس۔ ساٹھ سو۔ دو سو۔ تین سو چار سو۔ پانچ سو۔ ایک ہزار۔ دو ہزار۔ تین ہزار۔ چار ہزار۔ پانچ ہزار یا جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے اس سے بھی زیادہ دیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

اگر کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ خواہ مجھے تنگی سے گزارہ کرنا پڑے۔ میں ضرور چندہ ادا کروں گا۔ تو میں اسے کہتا ہوں۔ کہ تم کم سے کم اس قدر قربانی کرو جس قدر تم نے پہلے سال کی تھی۔ اور انہی اصول پر کرو۔ جو پہلے سال میں نے بتائے تھے۔ یعنی دو دو چار چار روپیہ نہیں۔ بلکہ کم از کم پانچ روپے اس تحریک میں دئے جاویں۔ پھر دس پھر بیس۔ پھر تیس۔ پھر ساٹھ۔ پھر سو پھر دو سو۔ پھر تین سو۔ اور جو اس سے زیادہ دے سکتا ہے۔ وہ اس سے زیادہ دے۔ مگر جو شخص اتنا چندہ نہیں دے سکتا۔ جتنا اس نے پہلے سال دیا تھا تو اگر جس قدر رقم اس نے دی تھی۔ اس سے کم تر کسی اور رقم کی اجازت ہے۔ تو وہ اپنے حالات کے مطابق اس سے کم چندہ دے سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے پہلے سال تیس روپے دئے اور اس سال وہ اتنے نہیں دے سکتا تو وہ بیس دے سکتا ہے۔ ستائیس اٹھائیس نہیں۔ اگر کسی نے بیس روپے دئے تھے اور اس سال وہ اتنے نہیں دے سکتا۔ تو اس کے لئے بھی گنجائش ہے وہ دس دے سکتا ہے۔ ہاں جس نے بیس دیئے تھے وہ چاہے تو ستائیس۔ اٹھائیس دے سکتا ہے۔ (اس سے یہ اصول معلوم ہوا۔ کہ پہلے سال جس قدر کسی نے رقم دی ہے۔ وہ اپنی پہلے سال کی رقم میں جس قدر چاہے اضافہ کر سکتا ہے پس پہلے سال میں پانچ روپیہ دینے والا پانچ روپے سے اوپر جس قدر چاہے دے سکتا ہے۔ یعنی چھ سات آٹھ نو یا اس سے بھی زیادہ۔ اسی طرح پہلے سال میں دس بیس تیس ساٹھ سو۔ دو سو۔ تین سو یا اس سے بھی زیادہ دینے والا جس قدر چاہے اضافہ کر کے دے سکتا ہے۔ سیکرٹری) کیونکہ وہ زیادتی ہے۔ اگر کوئی شخص جس نے پہلے سال دس دئے تھے۔ اس سال دس دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو پانچ دے۔ لیکن چونکہ یہ آخری حد ہے اس لئے اگر کوئی شخص ہو جس نے پہلے سال پانچ دئے تھے۔ اس سال وہ پانچ بھی نہیں دے سکتا۔ تو پھر وہ اس تحریک میں حصہ نہ لے۔ کیونکہ پانچ سے کم کوئی رقم اس تحریک میں قبول نہیں کی جاتی۔ پس جو شخص دے سکتا ہے۔ وہ انہی اصول پر دے جو میں مقرر کر چکا ہوں۔ سوائے اس کے کہ وہ اس سے زیادہ دینا چاہتا ہو۔ مثلاً کوئی شخص تین سو کی بجائے ہزار دو ہزار یا تین ہزار دینا چاہے۔ تو شوق سے دے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل غیر محدود ہیں۔ اور اس کے پاس جس طرح تین سو روپے چندہ دینے والے کے لئے جزا ہے۔ اسی طرح اس کے پاس تین ہزار دینے والے کے لئے بھی جزا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص پانچ ہزار چندہ دینا چاہے تو وہ پانچ ہزار چندہ دے۔ اور سمجھ لے کہ خدا تعالےٰ پانچ ہزار چندہ کی بھی جزا دے سکتا ہے۔ اور اس کی طرف سے قربانی کے مطابق ثواب ملتا ہے۔ جو شخص دو ہزار روپے دے سکتا ہے۔ مگر وہ تین سو دیتا ہے۔ اسے وہ ثواب ہرگز نہیں مل سکتا۔ جو اس شخص کو ملے گا جو پانچ روپے دینے کی توفیق رکھتا تھا اور اس نے پانچ ہی دیدیئے۔ کیونکہ دو ہزار کی توفیق رکھنے والا جب تین سو دیتا ہے۔ تو وہ اپنی طاقت کا ساتواں حصہ قربانی کرتا ہے لیکن پانچ دینے کی طاقت رکھنے والا جب پانچ ہی دیدیتا ہے۔ تو وہ سو فیصدی قربانی کرتا ہے۔ پس پانچ دینے والے کو زیادہ ثواب ملے گا۔ اور تین سو دینے والے کو کم۔ کیونکہ وہ ثواب دیہہ کی مقدار پر نہیں دیتا۔ بلکہ قربانی کی طاقت پر دیتا ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ چونکہ تم نے تین سو دیدیئے ہیں اس لئے ضرور تم پانچ روپے دینے والے سے ثواب میں بڑھکر رہو گے۔ سینکڑوں پانچ دینے والے ایسے ہوں گے جو تین سو چندہ دینے والوں سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ انہیں پانچ سے زیادہ دینے کی توفیق نہیں تھی۔ اور تین سو دینے والے کو توفیق تھی کہ وہ چار سو یا پانچ سو یا ہزار بلکہ اس سے بھی بڑھکر دیتے۔ پس اس سال کے لئے میری تحریک یہی ہے کہ جتنا کسی شخص نے اس تین سالہ دور کے پہلے سال چندہ دیا تھا اتنا ہی چندہ اس سال دے۔"

مگر یاد رہے کہ پہلے سال جس قدر چندہ دیا ہے۔ اگر کسی کو توفیق ہے۔ تو اس چندہ میں حسب استطاعت اضافہ کرے۔ کیونکہ زیادتی میں کوئی روک نہیں۔

پس احباب چندہ تحریک جدید سال چہارم" کے ان اصول کو یاد رکھتے ہوئے اپنے وعدے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جلد سے جلد پیش کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

بیوی کی گود میں بچہ

دیکھنا چاہو تو یاد رکھو۔ کہ "محافظ اولاد" ایک مشہور دوا ہے۔ اور چھ سال کے عرصہ میں ہزارہا تجربوں کے بعد یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ دوا نہیں۔ بلکہ جادو ہے۔ جو مسلسل سات روز تک عورت کو استعمال کرائی جاتی ہے۔ جن لوگوں کے ہاں اولاد سے مایوسی ہوگئی تھی۔ ان کو بھی اس دوا نے کامیاب کر دیا۔ اگر کسی سبب سے آپ کی بیوی کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو آپ ایک خط لیڈی ڈاکٹر انچارج زنانہ دواخانہ بکس نمبر ۳۴ دہلی کو لکھ کر

محافظ اولاد

کی ایک شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ میں منگا لیجئے۔ پارسل پر سات آنے محصولڈاک کے خرچ ہوتے ہیں۔ گویا دو روپے پندرہ آنے میں یہ دوا مل جائے گی (۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۸۴۳ :۔ منکہ عبد اللہ شاہ ولد سید شیر شاہ صاحب قوم سید پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلر سیداں ڈاکخانہ خاص تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) اراضی زرعی تخمیناً نو گھماؤں واقعہ رقبہ کلر سیداں دکہوٹہ ضلع راولپنڈی قیمتی اندازاً -/۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ یہ اراضی میرے دوسرے شرکاء کے ساتھ مشترک ہے۔ اور اندازاً میں نے یہ اپنا حصہ لکھا ہے کیونکہ باہم ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ (۲) ایک رہائشی مکان قیمتی اندازاً -/۱۵۰ واقعہ آبادی کلر سیداں جس کے ½ حصہ کا میں مالک ہوں۔ یہ ہر دو قسم کی جائداد میری جدی ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد کی آمد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت مبلغ -/۲۱ روپے ماہوار اور بصورت ڈاکٹری اندازاً مبلغ بیس روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کا ⅒ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو ایسی جائداد یا اس کی قیمت میرے ترکہ کے حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔

العبد:۔ سید عبد اللہ شاہ حال ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی سندھ

گواہ شد:۔ مرزا اعظم بیگ پریذیڈنٹ ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد:۔ قدرت اللہ مینیجر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

نمبر ۴۸۹۱ :۔ منکہ ناصر علی ولد میاں غلام مرتضیٰ صاحب قوم تمیم پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گھیانہ ڈاکخانہ جھنگ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ صرف ماہوار آمد پر گذارہ ہے۔ جو مبلغ -/۸۸ روپے ہے بصورت ملازمت میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ ناصر علی بقلم خود ہیڈ کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ

گواہ شد:۔ غلام مرتضیٰ پنشنر نائب تحصیلدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ گھیانہ بقلم خود ۱۰/۱۱/۳۶

گواہ شد:۔ غلام حسین بی۔ ای۔ ایس پنشنر دار الفضل حال وارد جھنگ ۱۰/۱۱/۳۶

نمبر ۴۸۹۴ :۔ منکہ محمد یاسین احمدی ولد علم الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن ناگڑیاں ڈاکخانہ ناگڑیاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ -/۲۱ روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری فوتیدگی کے وقت کوئی اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ محمد یٰسین احمدی حال ہیڈ ماسٹر لوئر

شادی ہو گئی
آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسکی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا و امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اسکے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

لائسنس لینے کی ضرورت نہیں

بغیر لائسنس حفاظت جان و مال

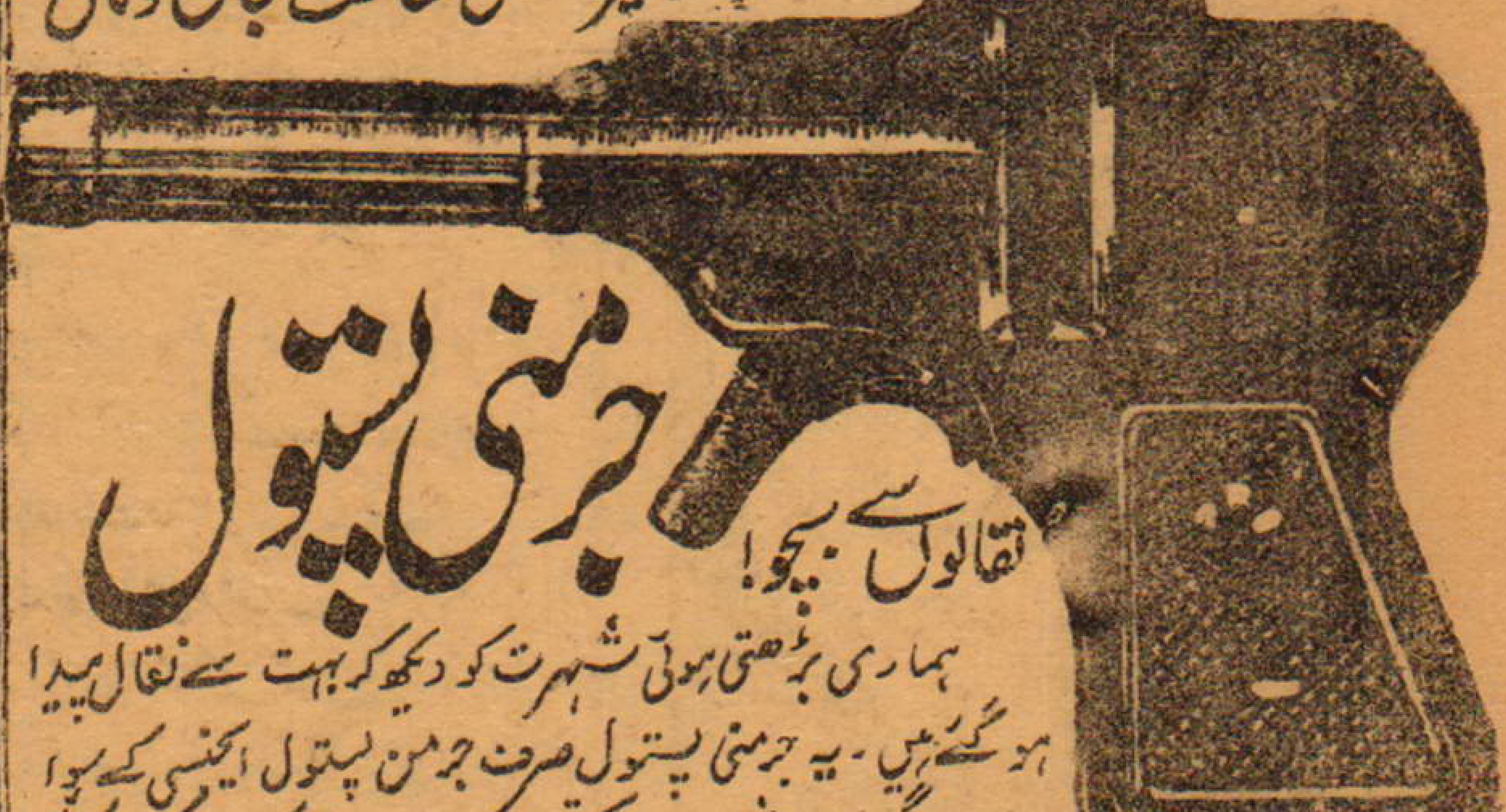

جرمنی پستول

نقالوں سے بچو!

ہماری بڑھتی ہوئی شہرت کو دیکھ کر بہت سے نقال پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ جرمنی پستول صرف جرمن پستول ایجنسی کے سوا دوسری جگہ ملنا دشوار ہے کم قیمت پستول خرید کر دھوکہ نہ کھائیں آٹومیٹک پستول یکے بعد دیگرے فائر کرنے والا۔ اس کے میگزین میں دس عدد کارتوس بھرے جا سکتے ہیں۔ جو کہ یکے بعد دیگرے چلائے جا سکتے ہیں۔ اس کی شکل دیکھتے ہی خونخوار جانور۔ چور۔ ڈاکو۔ رہزن بھاگ جاتے ہیں۔ یہ پستول بالکل اصلی پستول کے مانند ہے۔ اور بخوبی کوٹ کی جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ حفاظت خود کے لئے نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ قیمت فی پستول معہ کارتوس تین روپیہ پندرہ آنے -/۱۵/۳ فالتو کارتوس ٹین خانہ کے لئے صرف ایک روپیہ۔

مینیجر جرمن پستول ایجنسی ۳۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور پنجاب

325

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں یہاں یہ ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کی لڑکی ہونے کی وجہ سے میری اہلیہ نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد کی بھی عادی تھی۔ ایک دن میں صبح کے وقت اپنی ڈیوٹی سے واپس آیا۔ تو مجھے خوشی خوشی کچھ سنانے کے لئے بٹھایا۔ کہنے لگی نماز تہجد سے پہلے میں نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مکان میں دروازہ سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے وارد ہوئے۔ میں اٹھ بیٹھی اور اپنا کپڑا ٹھیک کیا۔ اور جواب دیا وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور نے میرا منہ اس طرح پکڑا جیسے کسی بچہ کو دوائی وغیرہ دینے کے لئے جبڑے دبا کر منہ کھولا جاتا ہے۔ دبانے سے میرا منہ کھل گیا۔ حضور نے کچھ پڑھا میرے منہ میں پھونکا اور میرا منہ چھوڑ دیا۔

میں نے چونکہ اپنے بچپن کے زمانہ میں خاندان نبوت کے کسی فرد کو اپنے گھر تشریف لاتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کو نذرانہ پیش کرتے دیکھا تھا۔ اس لئے جلدی پاس ہی جو ایک بکس تھا۔ کھولا اور دو روپے لے کر حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے لے لئے۔ اور فرمایا۔ آج کل کیا دوائی استعمال کرتی ہو۔ میں نے عرض کیا حضور دعا کرتی ہوں۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ بس یہی دوائی استعمال کرتی چلی جاؤ۔ اور فرمایا۔ میں یہاں پر دو آفیسروں کے بنگلہ پر جاؤں گا۔ السلام علیکم کہا۔ اور تشریف لے گئے۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ اور یہ نظارہ جاتا رہا۔

میں نے شکر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور مجھے پورا یقین ہو گیا۔ کہ اب بیماری دور ہو جائے گی۔ چنانچہ دو روپے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں معہ عریضہ دعا اور سب خواب معرفت مولوی صاحب بھیجدیئے۔ کیونکہ مولوی صاحب قادیان میں ہی تھے۔ مولوی صاحب حضور کی خدمت میں پہونچے۔ سب واقعہ سنایا اور دو روپے بھی دیئے۔ حضور نے اس کے بعد وہاں پر ہی دعا فرمائی۔

اس واقعہ کے قریباً دو چار دن بعد بیماری کا دورہ قریب تھا۔ وہ بیماری کہ جس میں مریضہ کبھی درد سے بیتاب ہو کر اٹھ اٹھ کر چھت کو پکڑتی تھی اور روتی کراہتی تھی۔ اور کبھی بے حس و حرکت ہو کر بے ہوش ہو جاتی تھی۔ اور وہ بیماری جس سے پہلے ہمیشہ ہم میاں بیوی ایک دوسرے سے گناہ بخشوا لیتے تھے۔ اور آخری وصیتیں یا تحریریں میری اہلیہ مجھے دیدیتی تھی۔ اور وہ بیماری جس کا ہر ایک دورہ پہلے سے زیادہ ڈراؤنی شکل میں نمودار ہوتا تھا۔ وقت گذر گیا۔ دن گذر گئے۔ اور خبر بھی نہیں گویا بالکل تندرست تھی۔ یہ واقعہ اپریل ۱۹۳۶ء کا ہے۔ اس کے بعد خدا کے فضل و کرم سے وہ بالکل تندرست ہو گئی۔ اور دسمبر ۱۹۳۶ء میں بچہ بھی پیدا ہوا۔

بالآخر معروض ہوں۔ کہ یہ وہی عورت ہے جو دنیا کے ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج اور ناقابل اولاد ثابت ہو چکی تھی۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی دعا سے زندہ ہو گئی اور اب تک خوش و خرم زندگی بسر کر رہی ہے۔

خاکسار رفیق عالم حال مقیم ڈھاکہ

گولڈکوسٹ (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی

ماہ اکتوبر میں ۵۴ اشخاص داخل احمدیت ہوئے

گولڈکوسٹ میں احمدیت کی ترقی

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے گولڈکوسٹ مشن دن بدن ترقی کر رہا ہے چنانچہ اس وقت مشن میں سولہ افریقن مبلغین کام کر رہے ہیں جن میں سے چودہ تنخواہ دار ہیں۔ اور دو آنریری۔

تمام مبلغین باقاعدہ نظام کے ماتحت ہفتہ وار رپورٹ ارسال کرتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں ۵۴ اشخاص سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔ ۱۳۳ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۵۰ کے قریب لیکچر دیئے گئے۔ ۲۰۷۴ افراد ان لیکچروں میں شامل ہوئے۔ اور ۶۰۰ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔

چار تبلیغی دورے

خاکسار چار دفعہ دورے پر سالٹ پانڈ سے باہر گیا۔ (۱) ریاست اباکرامپہ کے چیف نے تبلیغ احمدیت اپنے علاقہ میں بند کر دی تھی۔ اور اس نے قسم اٹھائی تھی۔ کہ وہ اپنی ریاست میں احمدیوں کو تبلیغ کرنے نہیں دیگا۔ اور یہ بھی اعلان کر دیا تھا۔ کہ اگر کوئی احمدی اس کی ریاست میں تبلیغ کرتے ہوئے پایا گیا۔ تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ برادرم مولوی نذیر احمد صاحب نے گورنمنٹ کو اس کے متعلق اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ کے لکھنے پر اس نے قسم توڑ دی اور تبلیغ کی اجازت دیدی۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اس نے اپنی ریاست کے تمام سب چیفوں کی مجلس منعقد کی اور ایجنڈا میں تبلیغ جماعت احمدیہ کو بھی داخل کر دیا۔

اس میٹنگ میں شمولیت کے لئے ہمیں بھی دعوت دی گئی۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی تعلیم کو بالتفصیل بیان کیا جائے۔

مورخہ ۴ر اکتوبر خاکسار و مسٹر جمال جانسن جنرل سیکرٹری اور حاجی محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ ۹ بجے کے قریب چیف کے محل پر پہنچ گئے۔ اس کے کلرک سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ اس وقت کونسل سٹیٹ میں تمام چیفوں کے ساتھ موجود ہے پانچ منٹ کے بعد اس کا چیف کلرک آیا۔ اور ہم کو اپنے ہمراہ سٹیٹ کونسل میں لے گیا۔ ہم نے پہونچتے ہی تمام چیفوں اور ان کے وزراء سے مصافحہ کیا۔ یہ تعداد میں دو صد کے قریب تھے۔

مصافحہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد والئے ریاست نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے۔ تاکہ آپ بالتفصیل اپنی تعلیم کو ہمارے سامنے بیان کریں۔

میں نے کھڑے ہو کر ڈیڑھ گھنٹہ تک اسلامی تعلیم احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے پیش کی۔

میری تقریر عربی میں تھی حاجی محمد اسحٰق صاحب نے فینٹی زبان میں ترجمہ کیا۔ والئے ریاست اختتام تقریر کے بعد کھڑا ہوا اور اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا آپ کا مذہب تو بہت ہی عمدہ ہے ہمیں اس سے پہلے واقفیت نہیں تھی۔ آپ کا مذہب کامل طور پر حقوق العباد

شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ کا قابل تعریف ایثار

بمقدمہ سرکار بنام ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بعدالت سردار جسونت سنگھ صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ پیش ہوتے رہے ہیں۔ اب چونکہ مقدمہ ایک قومی صورت اختیار کر چکا ہے اور فیصلہ طلب امر ایک عقیدہ کے متعلق ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو دل و جان سے عزیز ہے اور جس کی اشاعت ہر فرد جماعت پر فرض ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب ۴ مسلمان تھے۔ اس لئے شیخ صاحب موصوف نے اپنا محنتانہ جو پہلے وصول پا چکے تھے۔ ماسٹر صاحب کو واپس کر دیا ہے۔ اور آئندہ ہر کام متعلقہ مقدمہ مندرجہ بالا ایک خدمت [illegible] جزاہم اللہ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حقوق اللہ پر بحث کرتا ہے۔ لیکن چند باتیں میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا آپ بڑی خوشی سے پوچھ سکتے ہیں۔ یہ سوالات ورثہ اور تجہیز و تکفین وغیرہ کے متعلق تھے۔ میں نے بفضل خدا تسلی بخش جواب دیئے۔ بالآخر تین گھنٹوں کے بعد میٹنگ ختم ہوئی۔ تحفۃ شاہزادہ ویلز اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام والئی ریاست کو بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ جو اس نے بخوشی قبول کیں۔ بعد ازاں والئی ریاست میرے ساتھ انگریزی میں گفتگو کرنے لگا۔ اور کہا آپ میرے ساتھ میری جائے رہائش پر چلیں۔ محل پر پہنچ کر بہت دیر تک میرے ساتھ گفتگو کرتا رہا۔ غرضیکہ نہایت ہی حسن سلوک سے ہمارے ساتھ پیش آیا۔ مزید برآں ایک کتاب اس کے چیف کلرک اور ایک خود اس نے خرید کی۔ اور تین بجے کے قریب ہمیں رخصت کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ پھر کسی وقت آئیں۔ میں لیکچر کا انتظام کرادوں گا۔ اور اگر آپ خود نہ آسکیں تو حاجی محمد اسحاق صاحب کو بھیج دیں۔ (۲) مورخہ ۵ اکتوبر علاقہ اتسی کما میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ ارد گرد کے دیہات سے احمدی دوست بکثرت تشریف لائے۔ خاکسار نے دو تقریریں کیں۔ ایک تربیت کے متعلق اور دوسری فراہمی چندہ کے متعلق۔ (۳) مورخہ ۲۷ اکتوبر پریذیڈنٹ ریاست منکسم نے لکھا کہ ہم اپنا بادشاہ منتخب کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے چار بجے شام آپ یہاں آکر لیکچر دیں۔ خاکسار حاجی محمد اسحاق صاحب و مسٹر مبارک احمد صاحب پرسنل سیکرٹری کے ساتھ تین بجے وہاں پہنچ گیا۔ پانچ بجے تک ہم نے انتظار کیا۔ بالآخر پریذیڈنٹ میرے پاس آیا اور کہنے لگا آج ہم رسوم تاج پوشی میں بہت مشغول ہیں اس لئے اگر آپ ۲۹ کو تشریف لائیں تو تقریر کا بہت اچھا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ اکتوبر کو خاکسار و حاجی محمد اسحٰق صاحب و معلم الحسن صاحب وہاں پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ہم مسجد احمدیہ میں پہنچے نماز جمعہ ادا کی۔ چار بجے کے قریب عیسائی بادشاہ ہماری مسجد میں مع اپنے تمام اراکین اور اہل دہ کے ساتھ آیا۔ میں نے دو گھنٹے حقوق اللہ۔ اور تعلقات رعایا اور بادشاہ اسلامی اصول کے مطابق بیان کئے۔ حاجی محمد اسحاق صاحب نے عربی سے فینٹی میں ترجمانی کی۔ بادشاہ تقریر سے بہت ہی خوش ہوا۔ اور شکریہ ادا کیا محل پر پہنچ کر دوبارہ اپنا ایک خاص آدمی میرے پاس بھیجا۔ اور کہا کہ بادشاہ نے مجھے پھر شکریہ ادا کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے دس شلنگ کار کے پٹرول کے لئے روانہ کئے۔

یوم التبلیغ کے کوائف

۳۱ اکتوبر۔ یوم التبلیغ منایا گیا۔ تمام افراد جماعت نے فریضہ تبلیغ کو بخوبی سرانجام دیا۔ تمام طلباء سکول اور اساتذہ کو وفود کی صورت میں مختلف جہات کی طرف روانہ کیا گیا۔ خاکسار سالٹ پانڈ میں رہنے والے شامی تجار کو تبلیغ حق پہنچانے کے لئے گیا۔ چار گھنٹے تک ان سے عربی میں مسئلہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔ مسئلہ نبوۃ غیر تشریعی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم قرآن۔ اور عربی میں فصاحت و بلاغت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ مسئلہ وفات مسیح اور اجراء نبوت کے متعلق بفضل خدا میرے پیش کردہ دلائل کو وہ نہ توڑ سکے۔ میرے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب استفتاء تھی۔ وہ انہوں نے مجھ سے پڑھنے کے لئے لے لی۔

تحریف بائبل کے موضوع پر گفتگو

ماہ زیر رپورٹ میں مسٹر دسٹیل چیف کلرک سی۔ سی۔ پی۔ آفس ہمارے مشن ہاؤس پر تشریف لائے۔ یہ کرسچن ہیں۔ ان کے ساتھ تحریف بائبل کے مضمون پر گفتگو ہوئی۔ چند ایک حوالجات سننے کے بعد کہنے لگے۔ ہاں واقعی بائیبل میں تحریف پائی جاتی ہے۔ جاتے وقت میں نے انہیں تین مطبوعہ اشتہار۔ اور سورہ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ انہوں نے شکریہ سے ان اشتہارات کو قبول کیا۔ علاوہ ازیں کمشنر پولیس کیپ کوسٹ سے ملاقات کی۔ اور احمدیت کی تاریخ سے اسے مختصراً آگاہ کیا گیا۔

احمدیہ مدارس کی تعلیمی حالت

تمام احمدیہ سکولوں کی حالت بفضل خدا بہت اچھی ہے۔ مسٹر جمال جانسن جنرل سیکرٹری نے تمام سکولوں کا معائنہ کیا۔ مقامی سکول میں میں خود چار ہائی کلاسز کو عربی پڑھاتا رہا۔ قریباً تمام احمدیہ مدارس میں علاوہ دینیات کے عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ دیہات میں تعلیم و تربیت کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ رات کے وقت مبلغین اپنے اپنے علاقہ میں لوگوں کو قاعدہ یسرنا القرآن۔ قرآن مجید۔ اور نماز باترجمہ پڑھائیں اور ہفتہ وار رپورٹ میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹ میں ظاہر کریں۔ کہ انہوں نے ہفتہ میں کن کن مقامات پر لوگوں کو اسباق دیئے ہیں۔ ہر روز بعد نماز فجر ہفتہ میں دو دن قرآن دو دن حدیث۔ دو دن خطبہ الہامیہ اور ایک دن تذکرہ کا۔ خاکسار درس دیتا رہا۔ مبلغین کلاس کو باقاعدہ دو نوٹ اسباق دیئے گئے۔ نئے طالب علموں میں سے اب ایک اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ میری عربی تقریر کو سمجھ کر۔ Native زبان میں ترجمانی کر سکے۔ یہ طالب علم بفضل خدا انگلش بھی بہت اچھی طرح جانتا ہے۔

مولوی نذیر احمد صاحب کی روانگی

مورخہ ۱۰ اکتوبر۔ مولوی نذیر احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت افریقہ کے ایک اور حصہ میں بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ بہت سے احمدی احباب اور خاکسار مولوی صاحب کو ٹاکوراڈی الوداع کرنے کے لئے گئے۔ بندرگاہ کے کنارے کھڑے ہو کر تمام احباب نے مولوی صاحب کی کامیابی اور صحت کے لئے الحاح وزاری کے ساتھ دعا کی۔

تمام احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ گولڈ کوسٹ مشن کی ترقی اور خاکسار اور برادرم مولوی نذیر احمد صاحب کی کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر سیالکوٹی مبلغ گولڈ کوسٹ۔

دو نئی جماعتیں اور ان کے عہدہ داروں کا تقرر

(۱) چک $\frac{۲}{\text{1.R.A}}$ ضلع منٹگمری میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس کے لئے جماعت کے انتخاب پر مندرجہ ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں۔

پریذیڈنٹ اصغر علی خانصاحب سکرٹری تبلیغ ابراہیم صاحب

(۲) حسینا ضلع مونگھیر میں بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس کے لئے جماعت کے انتخاب پر مندرجہ ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں۔

پریذیڈنٹ مولوی عبدالسلام صاحب سکرٹری مولوی عبدالقادر صاحب

ہر دو جماعتوں کے عہدہ داروں کے تقرر کی منظوری صرف ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد کے لئے نیا انتخاب ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

صدقہ جاریہ

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنی ہمشیرہ مسماۃ فاطمہ بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد صدقہ جاریہ کے طور پر ماہ نومبر میں ایک پانی کا نلکہ باغیچہ بہشتی مقبرہ کے وسط میں لگوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور مرحومہ کو اس کا ثواب عطا فرمائے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

326

بہت ضروری اطلاع

اس کے پڑھنے سے لاکھوں کا بھلا ہوگا

ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل ادویات ویدک و یونانی پستکوں کے مطابق نہایت محنت و کوشش سے خالص اور تازہ جنگلی جڑی بوٹیوں سے تیار کی گئی ہیں۔ اور ہزاروں مریضوں پر استعمال ہوکر مجرب ثابت ہو چکی ہیں۔ جو لوگ سب طرف سے مایوس ہو چکے ہوں۔ آخری مرتبہ ہماری ادویات منگوا کر ضرور استعمال کریں۔ ایک دفعہ کا تجربہ آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دیگا۔ اگر فائدہ مند ثابت نہ ہوں۔ تو دام واپس کر دینے کی گارنٹی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقت کی طلسماتی دوائی

اس دوائی کے استعمال سے قوائے جسمانی میں غضب کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمزور اور گیا گزرا۔ آدمی بھی نوجوان پہلوان بن جاتا ہے۔ سستی کمزوری کاہلی تھکاوٹ جریان۔ احتلام دل دھڑکنا وغیرہ وغیرہ جملہ امراض ان کے استعمال سے شرطیہ طور پر دور ہو جاویں گی قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے تین شیشی چار روپے

عینک توڑ سرمہ

یہ سرمہ بڑی محنت کے بعد جنگلی جڑی بوٹی کی تاثیر سے تیار کیا گیا ہے۔ آنکھوں کی ہر بیماری کیلئے مثلاً پانی جانا۔ لالی دھند غبار ککرے نظر کی کمزوری کیلئے بہت اعلیٰ ہے۔ چاہے کتنا کام کرو نظر کو تھکاوٹ نہ ہوگی قیمت فی شیشی رعائتی صرف بارہ آنے (۱۲) علاوہ محصولڈاک

اصلی شاہی سفوف

اس دوائی کو ہم نے بہت سے تجربہ اور آزمائش کرنے کے بعد پبلک کے سامنے پیش کی ہے۔ یہ سفوف پانی کے مانند دھات کو گاڑھا کرکے جما دیتا ہے۔ اور تمام غلط کاریوں کی وجہ سے پیدا شدہ امراض مثلاً دھات کا جانا۔ سرعت انزال رکاوٹ کا نہ ہونا۔ احتلام اور اس قسم کی اندرونی پوشیدہ بیماریاں ہمیشہ کیلئے جڑھ سے دور ہو جاتی ہیں۔ مکمل خوراک اکیس روز صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ دو شیشی رعائتی قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ۲)

بال عمر بھر نہیں اُگتے

صرف دو تین مرتبہ لگانے سے بال اُگنے ہمیشہ کیلئے بند ہوکر عمر بھر نہیں اگتے اور روزانہ حجامت سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ اور جلد نرم مثل ریشم ہو جاتی ہے۔ بہت اعلیٰ چیز ہے ضرور آزمائش کریں قیمت فی بوتل صرف پندرہ آنے (۱۵) دو بوتل صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

سوزاک کی دوا

اس جادو اثر دوائی سے دس دس بیس بیس برس کا پرانا سوزاک و قرحہ جاتا رہتا ہے۔ جلن۔ درد پیپ کا آنا چند روز میں بند ہو جاتا ہے۔ اور کسی قسم کی شکایت باقی نہیں رہتی قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

لڑکا ضرور ہوگا

یہ ایک عجیب و غریب دوائی ہے۔ عورت کو صرف ایک دن یہ دوائی دودھ سے کھلائی جاتی ہے جس سے فوراً حمل قرار پا جاتا ہے۔ اور پھر بس لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ عجیب بات جان کر کئی لوگ شک کرینگے۔ اس لئے ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو دام واپس کئے جائیں گے۔ قیمت صرف پانچ روپے ۵/۰/۰ محصولڈاک علاوہ

کالے گورے ہوگئے

اگر آپ اپنے چہرہ یا جسم کا رنگ کالے سے گورا تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یا اپنے مرجھائے ہوئے چہرہ پر سے بدنما داغ۔ کیل اور چھائیاں دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو ہمارا سائنس کے اصولوں سے تیار کردہ **لنڈن بیوٹی لوشن** استعمال کریں۔ جس سے آپکے جسم و چہرہ کا رنگ شرطیہ طور پر کالے سے گورا ہو جائے گا۔ قیمت فی شیشی صرف چودہ آنے (۱۴) تین شیشی صرف دو روپے

اصلی سلاجیت

ہم نے بڑی محنت اور کثیر خرچ سے ہمالہ اور تبت کے پہاڑوں سے اصلی سلاجیت جس کو لنگور کھا کر بے حد طاقت حاصل کرتا ہے منگوا کر اور بہت سی مفید جڑی بوٹیوں سے شدھ کیمیاوی طریقہ سے اصلی سلاجیت کا جوہر تیار کیا ہے۔ اس کی دو چار خوراک کھانے سے فوراً بجلی کیطرح جلد اثر معلوم ہوتا ہے۔ اور پورے چالیس روز باقاعدہ استعمال کرنے سے تمام قسم کی بیماریاں دور ہوکر انسان بے حد طاقتور بن جاتا ہے۔ اور جوان نوجوانی حاصل کرکے شیر دل بن جاتا ہے قیمت ۵ تولہ دو روپے چار آنہ۔ دس تولہ چار روپے چار آنہ۔

برف جیسے سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا

اصلی کالا تیل درجہ اوّل (رجسٹرڈ)

اس بال کالا تیل کے استعمال سے بال ہمیشہ کیلئے کالے ہو جاتے ہیں اور پھر تمام عمر کالے ہی پیدا ہوتے ہیں بے نظیر سنیاسی تحفہ ہے۔ سوائے ہمارے دوسری دوکان سے نہ ملیگا قیمت فی بڑی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنے تین شیشی رعائتی قیمت تین روپے ۳/۰/۰۔ نوٹ:۔ غلط ثابت ہو تو قیمت واپس ہوگی۔

اصلی بادشاہی طلاء (رجسٹرڈ)

جن لوگوں نے بچپن کی غلط کاریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا۔ اور زندہ درگور ہوگئے ہوں۔ ہمارے اس بادشاہی طلاء رجسٹرڈ کو استعمال کریں۔ اس کی چند روزہ مالش سے تباہ شدہ رگوں و پٹھوں کی کمزوری دور ہوکر پہلے سے بھی زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ اور انسان لوہے کی لاٹھ ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی صرف دو روپے

عورتوں کی دوائی

عورتوں کو سفید رطوبت کا آنا جس کو پردر روگ کہتے ہیں۔ اس سے دل کا دھڑکنا۔ سر کا چکرانا۔ اور درد کرنا۔ درد کمر۔ ہونٹھ خشک ہونا۔ بھوک نہ لگنا۔ غشی کا ہونا۔ سستی کا بڑھنا اور حرارت کا رہنا بلکہ آخری نتیجہ اس کا تپ دق ہو جاتا ہے۔ یہ دوا بہت مجرب ہے۔ تین ہفتے میں جڑھ سے اکھاڑ دے گی قیمت تین ہفتے کی دوا دو روپے۔ Rs 2/0/-

نامردی کی مشہور دوا (رجسٹرڈ)

نامردی خواہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو۔ طاقت مردمی نام کی نہ رہی ہو۔ تو خدا کے فضل سے یہ دوا طاقت ور بنا دے گی۔ غلط ثابت ہونے پر قیمت واپس ہوگی قیمت رعائتی صرف ایک روپیہ پندرہ آنے۔ Rs 1/15/0 وی پی طلب کریں۔

دوائیں ملنے کا پتہ

مینیجر سنیاسی روشن فارمیسی آنند بلڈنگ ۱۳ مقام پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور نمبر ۳۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شنگھائی ۷ر دسمبر۔ کل جاپانیوں نے ایک برطانی ہوٹل پر چھاپہ مار کر چار چینیوں کو جن میں ایک عورت بھی گرفتار کر لیا۔ جاپان کے اس فعل کو بین الاقوامی رقبہ کے برطانی حکام نہایت ہی تشویشناک قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ برطانی اور امریکن قونصل جنرلوں کو دلیرانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے جاپانی قونصل جنرل نے چیئرمین میونسپل کونسل کو ہوٹل پر چھاپہ مارنے کے متعلق تحریری معافی نامہ بھیج دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ ان کے علم کے بغیر عمل میں آیا ہے۔ اور کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔

شنگھائی کے جاپانی حلقوں کا بیان ہے کہ چینی مزاحمت چونکہ بالکل کمزور ہو چکی ہے۔ اس لئے نانکنگ کی تسخیر فوری اور یقینی ہے۔ ابتدائے جنگ سے ۹۰ جاپانی طیارے نانکنگ پر شدید بمباری کرنے میں مصروف رہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شک اپنی بیوی کے ہمراہ آج صبح بذریعہ طیارہ نانکنگ سے غیر معلوم مقام کی طرف چلے گئے۔ ہانکو کا ایک تار مظہر ہے کہ شاید وہ صوبہ کیانگسی کے دارالحکومت نان چنگ کو چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ حکومت ہسپانیہ نے متعدد برطانوی کمپنیوں کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا ہے آج دارالعوام میں وزیر خارجہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایسے بہت سے واقعات عمل میں آ چکے ہیں۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں ہسپانیہ کی وزارت خارجہ کے پاس اپنی حکومت کی طرف سے شدید احتجاج کیا تھا۔ جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کے متعلق اقدامات اختیار کرنے میں حکومت برطانیہ حق بجانب ہو گی۔ مسٹر ایڈن نے مزید کہا کہ حکومت برطانیہ نے آج تک جو احتجاج کئے ہیں۔ ان کا کوئی اطمینان بخش نتیجہ نہیں نکلا۔

پیرس ۷ر دسمبر۔ حکومت فرانس کے ایک سابق وزیر نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہر ہٹلر اور سائینور مسولینی یورپ کے مستقبل کے متعلق ایک قطعی فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ بحیرۂ روم پر قابض ہو کر برطانیہ اور فرانس کو اپنا دست نگر بنائیں صرف تھوڑا عرصہ ہی درکار ہے۔ پھر اگر مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ بھی جبل الطارق کے راستہ ہندوستان میں جانا چاہیں تو نہیں جا سکیں گے۔

ویلنشیا ۷ر دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہسپانیہ میں ایک ٹرین کی تباہی کے باعث گیارہ مسافر ہلاک اور ۸۰ کے قریب زخمی ہوئے۔

بمبئی ۷ر دسمبر۔ گورنر بمبئی نے مسٹر ایم۔ سی۔ سیتلواڈ کو بمبئی کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا ہے۔

کانگڑہ ۷ر دسمبر۔ ریاست سکیت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکام ریاست کی مسلسل کوشش کے بعد ریاست سکیت کی پہاڑیوں میں سونے کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ اگر کانوں سے پوری طرح استفادہ کیا گیا۔ تو ریاست کی آمدنی میں معتد بہ اضافہ ہو گا۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ آرمی کونسل برطانیہ میں جو نئی تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں۔ ان کے متعلق وزیر جنگ نے دارالعوام میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ تبدیلیاں نئے سال کے آغاز سے شروع ہونگی۔ اگر کوئی اور اسامیاں پڑ گئیں تو ابوان کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ عمر یا عہدہ کے تفوق کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ لیاقت اور قابلیت کی بنا پر انہیں پُر کیا جائیگا

امرتسر ۷ر دسمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۸ آنے تک کپاس ۴ روپے ۱۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۲ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۷۴ روپے ۸ آنے ہے۔

مدراس ۷ر دسمبر۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ میں لارڈ زٹلینڈ کے اس بیان سے حیران ہوں۔ کہ حکومت برطانیہ فیڈریشن کے قیام سے پیشتر صوبوں کی حکومتوں سے مشورہ نہیں لے گی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں اس امر کا ذکر موجود ہے۔ کہ ملک معظم فیڈریشن کے قیام سے پیشتر پارلیمنٹ کے مشورہ سے ایک اعلان کریں گے۔ جس میں فیڈریشن کے نفاذ کا ذکر ہو گا۔ لیکن جس صورت میں صوبجات اس کے نفاذ کے خلاف ہوں۔ ملک معظم کو اس کے اعلان کرنے میں دریغ و تامل سے کام لینا ہو گا۔ لارڈ زٹلینڈ کا بیان صوبائی حکومتوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ کم از کم سات کانگرسی حکومتوں کو یہ چیلنج قبول کر لینا چاہیئے۔ اور فیڈریشن کو ناکام بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ قومی ضروریات کے وقت اشیائے خورد و نوش کی فراہم آوری کے لئے برطانی کابینہ نے خفیہ تجاویز مرتب کی ہیں۔ ان تجاویز کے ماتحت برطانیہ کو چند حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصہ میں ایک ڈویژنل افسر مقرر کیا جائے گا۔ جو مقامی حکام کی وساطت سے مجوزہ سکیم کو عملی جامہ پہنائے گا۔ یہ افسر عنقریب مقامی حکام کے اجلاس طلب کریں گے ان تجاویز کو اس وقت عمل میں لایا جائیگا جب حکومت کی طرف سے قومی ہنگامی ضروریات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہر شہر اور قصبہ میں فوڈ کنٹرول کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ ڈاک کے طیارہ "سگنس" کے حادثہ کے مجروحین رو بہ صحت ہیں۔ پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملایا۔ ہندوستان۔ ہانگ کانگ اور مصر وغیرہ کی ڈاک کا بہت بڑا حصہ محفوظ کر لیا جائے گا۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ نجاشی سابق شاہ حبشہ کی قیام گاہ سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ سائینور مسولینی کی طرف سے شاہ نجاشی کو پھر دعوت دی گئی تھی۔ کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ملک میں واپس جا کر بادشاہ بن سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ انہیں اطالوی حکومت کے ماتحت ہو کر رہنا ہو گا۔ لیکن نجاشی نے اس دعوت کو ٹھکرا دیا ہے۔

سیالکوٹ ۷ر دسمبر۔ مسٹر فیض الحسن آلو مہاری کو لاہور کی ایک عدالت سے جاری شدہ وارنٹ کی بنا پر لاہور میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ آج انہیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مگر عدالت نے ان کے مقدمہ کو لاہور میں بھیج دیا۔

نانکنگ ۷ر دسمبر۔ آج نانکنگ میں جاپانیوں کے داخلہ کی تیاری کے وقت سخت ہیجان بپا تھا۔ بارود خانے پٹرول ڈپو۔ اور طیارہ خانے باقاعدہ طور پر تباہ کئے جا رہے تھے۔ کئی ایک مشتبہ لوگوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ تمام چینی طیارے پرواز کر گئے صرف وہی باقی رہ گئے جو ناکارہ ہو چکے تھے اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ نانکنگ کی عظیم الشان سرکاری عمارات بھی جلا دی جائیں گی۔

نئی دہلی ۷ر دسمبر۔ پنجاب اور شمالی ہندوستان کے بعض حصوں میں زلزلہ کے پے در پے جھٹکوں کے نتیجہ میں حکومت ہند نے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جس میں زلزلہ کے ماہرین کو شامل کیا جائے گا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر ... [illegible]